سوال

(369) فجر کی دو سنتیں فرضوں کے بعد نہیں ہوتیں؟

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

اکثر لوگ فجر کی نماز چھوڑ کر دو سنتیں شروع کر دیتے ہیں اور پھر اکثر ایسا ہو جاتا ہے کہ جماعت کی نماز سے محروم ہو جاتے ہیں۔ کیا یہ فجر کی دو سنتیں فرضوں کے بعد نہیں ہوتیں۔ (محمد حنیف کوہاٹ)

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

جب نماز باجماعت کھڑی ہو جائے تو پھر سنن نوافل پڑھنے جائز نہیں۔ بعد نماز فرض سنتوں کا پڑھنا جائز ہے۔ سنن ابی داؤد میں ہے۔

"عن قیس بن عمرو راوي رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رجلا یصلی بعد صلوۃ الصبح فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صلوۃ الصبح رکعتان فقال رجل انی لم اکن صلینت الرکعتین اللتین قبلہما فصلیتہما الان فسکت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم "

''یعنی قیس بن عمرو سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک مرد کو دیکھا۔ جو بعد نماز صبح دو رکعت نماز پڑھ رہا تھا آپ نے فرمایا صبح کی نماز دو رکعت ہے تو اس مرد نے کہا میں نے صبح کی دو سنتیں نہیں پڑھی تھیں۔ (اس وقت وہ میں نے پڑھی ہیں آپ چپ رہے۔)'' اس حدیث سے ثابت ہوا کہ جو شخص فجر کی نماز میں امام کے ساتھ شامل ہو جائے تو بعد نماز صبح سنتیں پڑھ لے۔

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ جب جماعت نماز فجر کی کھڑی ہو جائے اس وقت دو رکعت سنت فجر کی پڑھ لے یا شامل ہو جاوے۔ اور اگر شامل جماعت ہو گیا۔ تو بعد نماز فرض کے طلوع آفتاب سے ف قبل نماز سنت کو پڑھے یا نہیں؟ بینوا توجروا

الجواب۔ اس وقت سنت نہ پڑھے۔ جماعت میں شامل ہو جائے۔ بموجب فرمودہ رسول اللہ ﷺ کے ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ﷺ نے فرمایا۔

"اذا اقیمت الصلوۃ فلا صلوۃ الا المکتوبۃ"

ترجمہ۔ ''جس وقت نماز کھڑی ہو جاوے۔ تو اس وقت سوائے نماز فرض کے اور کوئی نماز نہیں''

دوسری حدیث

"ثم زاد اقیمت الصلوۃ فلا صلوۃ الا المکتوبۃ قیل یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا رکعتی الفلجر قال لا رکعتی الفجر اخرجہ ابن عدي بسند حسن"

اور قیس سے روایت ہے۔

"خرج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ف اقیمت الصلوۃ فصیلت معہ الصبح ثم انصرف النبی صلی اللہ علیہ وسلم فوجدنی اصلی فقال مہلا یا قیس اصلاتان معاقلت یا رسول اللہ انی لم اکن رکعت رکعتی الفجر قال فلا اذا"

’’قیس سے روایت ہے کہ قیس نے کہا کہ حضرت ﷺ باہر تشریف فرما ہوئے اور نماز فجر کی جماعت کھڑی ہوئی تو میں نے حضرت ﷺ کے ساتھ فجر کی نماز فرض پڑھی۔ بعد سلام پھیرنے کے حضرت نے مجھ کو نماز پڑھے دیکھا تو فرمایا ٹھیر جا۔ اے قیس کیا تو دو نمازیں اکھٹی پڑھتا ہے۔ میں نے عرض کیا کہ میں نے فجر کی سنت کی دو رکعت نماز پڑھی تھی۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا۔ اگر ایسا ہے تو کچھ مذائقہ نہیں۔‘‘

ان روایات مذکورہ بالا سے وقت کھڑی ہوجانے جماعت فرض کے شامل ہونا جماعت میں ضرور ہے۔ اور پڑھنا سنتوں کا بعد جماعت کے قبل طلوع آفتاب کے یہ بھی ثابت ہوگیا اگر کوئی بعد طلوع آفتاب کے سنتیں پڑھے گا تو بھی درست ہے۔ واللہ اعلم (کتبہ محمد عبید اللہ و عبد الحق

الجواب صحیح۔ محمد یاسین صاحب الرحیم آبادی نے بہت ہی عمدہ جواب دیا ہے۔ حقیقت میں اقامت ادائے سنت فجر ناجائز و نادرست از روئے از روئے حدیث صحیح السند کے ہے۔ اور کتب فقہ میں بھی اس طرح سنت پڑھنے کو کہ جس طرح آجکل فی زمانا جہاں پڑھتے ہیں۔ یعنی قریب صف کے اور مسجد میں ممنوع لکھا ہے اور فتح القدیر میں لکھا ہے۔ کہ اس طرح سے جیسا کہ آجکل مروج ہورہا ہے۔ سنت فجر پڑھتے ہیں۔ بہت سخت مکروہ ہے۔ اور وہ بڑے اجہل ہیں۔ اور ہدایہ میں لکھا ہے کہ سنت فجر وقت اقامت مسجد میں ممنوع و نادرست ہے۔ اگر پڑھے تو خارج از مسجد پڑھے۔ اور مولوی عبد الحیٰ صاحب لکھنوی حنفی نے عمدۃ الرعایہ صفحہ 238 و تعلیق المجد ص 86 میں خوب واضح کر کے لکھا ہے۔ کہ از روئے احادیث صحیحہ مرفوعہ سنت فجر وقت تکبیر نہ پڑھنی چاہیے۔ فقط واللہ اعلم بالصواب۔ حررہ العاجز ابو محمد عبد الوہاب الفنجابی نزیل الدہلی (خادم شریعت ابو محمد عبد الوہاب 1300)

الجواب صحیح۔ محمد طاہر۔ اکثر جاہل لوگ جو وقت اقامت فرض صبح کے سنتیں پڑھتے ہیں یہ درست نہیں پس جماعت میں شامل ہونا چاہیے۔ عبد الطیف حنفی واعظ جامع مسجد دہلی۔ (سید محمد نزیر حسین۔ محمد تلطف حسین۔ سید محمد عبد السلام)

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ ثنائیہ امرتسری

جلد 01 ص 566